

مسلمانوں کے تجربے

سوالوں کے جواب

ہیومن کی خالی چیل کرتا ہوں۔

۲۰۰۲ء میں شرکے شرقی ملائکت کے ذیلی طقوس سے منتخب ہونے والوں کی تعداد بہت کم تھی لیکن ۲۰۰۳ء میں ہر سے اگلش کے بعد ۲۰۰۳ء کے صدارتی انتخاب کے دوران ہم نے تقریباً ۷۰ لوگوں کو پرسچر (ذیلی طقوس) کے لئے منتخب کیا اور ۲۰۰۶ء میں ان کی تعداد میں اور اضافہ ہوا۔

کیا وہ کوئی موڑ تھا، یا کوئی ایسا محرك تھا جو سیاست میں حصہ لینے کے آغاز کا موجب ہوا یا یہ صرف ایک وقتی بات تھی کہ مسلم ممالک سے آکر آباد ہونے والے تاریخی وطن نے پالوں جملتے اور تجارتیوں میں لگ گئے؟

ہر سے خالی سے کسی بھی آبادی کے لئے یہ قدرتی امر ہے۔ اگر آپ امریکہ کی تاریخ پر نظر رکھیں تو معلوم ہو گا کہ ساری آبادیوں کو ایک ہی طرح کے چلنگوں کا، ایک ہی طرح کی رکاوتوں کا سامنا تھا اور سیاست میں آئے کا ایک ہی طرح کا ارتقائی عمل تھا۔ اس لئے میں کہوں گا کہ وہ ایک نظری عمل تھا، ایسی کوئی چیز نہیں تھی جس کے بارے میں یہ کہہ سکیں کہ اس کی وجہ سے لوگ موجودہ سیاست میں آئے گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی اہم بات ہے کہ اب ایک پہلے مسلم امریکی کا گھریں کے لئے منتخب ہوئے ہیں وہ منتخب ہٹا سے منتخب ہونے والے سڑکیوں کی علی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسلمان اور امریکی سماج کے درمیں لوگ بھی اس کو ایک اہم بیٹھ دیجتے ہیں۔

صرف کسی عہدے کے لئے منتخب ہونے ہی کے معاملے میں نہیں بلکہ وسیع تر سیاسی عمل میں مسلمان کس قدر حصہ لے رہے ہیں؟ امریکی سماج عام طور سے سیاست میں بہت تعالیٰ نہیں ہے۔

امریکہ میں امریکی سماج کے کسی بھی طبقے کی طرح مسلمانوں کو بھی زندگی کے ہر میدان میں حصہ لینے کے لیکن موقوع حاصل ہیں۔ سیاست ہو یا تجارت یا سماجی معاشرات ہمیں دوسروں کی طرح یکساں موقوع ہیں۔ تو کرنے کی خاص بات یہ ہے کہ ابھی تا حال یہاں یا وہاں میں مسلمان بہت تعالیٰ نہیں ہے۔ اس کی وجہ کی حد تک یہ ہے کہ پیش مسلمانوں کا تعلق یہاں آ کر آباد ہوتے وہاں کی پہلی پشت سے ہے اور ان کی سب سے زیادہ توجہ تعلیم پر رہی ہے اس کے بعد کتنے کی پرورش پر کام و مددے پر، خاندان کے مالی احکام پر، اس کے بعد وہ اپنی کیوں کو ترقی دینے پر توجہ مرکوز ہے اور اس کی سب سے پہلی پشتور ہے اس جیسے کہ انجمن، واکٹر اور بیکرے لوگ تجارت پیش کر رہے ہیں، خصوصاً پھولی چھوٹی تجارت کرنے والے اور ہم میں سے بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو امریکہ میں ہی پیدا ہوئے یا قومی گھر انوں میں یا مقامی امریکی آبادی میں۔

امریکہ میں
امریکی سماج کے کسی
بھی طبقے کی طرح
مسلمانوں کو بھی زندگی
کے ہر میدان میں حصہ
لینے کے یکساں موقوع
حاصل ہیں

کرتے ہیں۔ چنانچہ ٹال کے طور سلم برادری مسجدی تغیر کرنے میں، اسلامی اسکول قائم کرنے میں اور اسی طرح کے دوسراے کاموں میں سرگرم رہی ہے۔ اسی لئے تا حال سیاست کی طرف اسلامی برادری کی بہت زیادہ توجہ نہیں تھی۔ اب جو سیاست میں حصہ لینے کے مساوی موقوع حاصل ہو دیکھتے ہیں کہ دوسرے لوگ اس راہ میں آگے بڑھتے ہیں تو دوسری کیوں کی طرح بڑھنے لگے ہیں۔ میں ہیں یا انہیں امتیاز کا سامنا ہے؟

سارا الجذن بروگ، کاسلن: مہربانی فرمائو
ہمیں اس شہر کے بارے میں بتائیے جس کی آپ
نمایندگی کرتے ہیں اور یہ یہی بتائی کہ
ہیوستن میں کتنے مسلمان ہیں؟

امیرجے، خان: میں ہیومن ٹی میں ہوں۔ یا امریکہ کا چھتی
سب سے بڑا شہر ہے۔ یہاں مسلمانوں کی اچھی خاصی آبادی
ہے۔ بہر اقسام ہے کہ ہیومن اور مصافتی میں کوئی ۲۵ بڑا
سے زیادہ مسلمان رہتے ہیں جن میں سے پیش رو ہیں جیسے
کہ انجمن، واکٹر اور بیکرے لوگ تجارت پیش کر رہے ہیں، خصوصاً
پھولی چھوٹی تجارت کرنے والے اور ہم میں سے بہت بڑی
تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو امریکہ میں ہی پیدا ہوئے یا قومی
گھر انوں میں یا مقامی امریکی آبادی میں۔

جناب آپ کے حلقات میں جس کی آپ
نمایندگی کرتے ہیں مسلمانوں کے علاوہ اور
کن لوگوں کی آبادی ہے؟

میرے طبقے میں بہت بڑی مسلم آبادی ہیں ہے چنانچہ میں اس طبقے سے کسی بڑی مسلم آبادی کی بنا پر نہیں منتخب کیا گیا ہوں مگر اس وجہ سے کہ میرے طبقے میں ایسے لوگوں کی بڑی آبادی ہے جو مسلمان نہیں ہیں، خصوصاً یورپی آبادی کا بہت بڑا حصہ ہپانوی نسل کے لوگوں کا ہے۔ ان کے بعد دوسرے نمبر پر افریقی امریکی ہیں۔ اگرچہ جدت سے نمبر پر گردے کا کیا نسل کے لوگ ہیں اور چھتے نمبر پر یا ایشیائی نسل کے لوگ۔

مجھے پہلا سوال ہندوستان کے بعض
صحافیوں سے موصول ہوا ہے اور وہ یہ جانتا
چاہتے ہیں کہ کیا امریکہ میں مسلمانوں کو
سیاست میں حصہ لینے کے مساوی موقوع حاصل
ہیں یا انہیں امتیاز کا سامنا ہے؟



ایم جے خان، کونسل ممبر، ہیوستن سٹی، ٹکساس گذشتہ دنوں یو ایس انفو کے ویب چیٹ پر سارالڈچن برگ کاستن نے پاکستان ٹزاد، ہیوستن سیٹی، ٹکساس کے کونسل ممبر جذاب ایم جے خان سے گفتگو کی۔ بیشتر سوالات امریکی مسلمانوں کی امریکی سیاست سے وابستگی اور ان کی جانب سے نہائی جانے والے سیاسی کردار سے متعلق تھے۔ جذاب ایم جے خان نے تفصیل سے اس موضوع پر روشنی ڈالی کہ امریکہ کے اس ہمہ جہت معاشرے میں مسلمان کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

امریکہ میں مسلمانوں کو وہی حقوق حاصل ہیں جو دوسرے امریکی شہریوں کو حاصل ہیں یا شہری اور انسانی حقوق کے مختلف معیار ہیں؟

ہاں مسلمانوں کو وہی حقوق حاصل ہیں جو دوسرے شہریوں کو حاصل ہیں۔ کسی طرح کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ ہمیں آئندی کے صدارتی انتخاب میں مسلم امریکی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ صرف ووٹ دینے کے لئے باہر نکل کر۔ سب سے اہم کام جو کوئی شخص کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر ووٹ دینے کا اختیار رکھتا ہے اور بحث و نظر کا اندراج ہے تو ووگ و والے دن باہر آئے اور اپنا ووٹ ڈالے۔ اگر لوگ یہی تحدیاں ووٹ دیں تو بہتر ہی کسی عمدہ کے لئے انتخاب کا بہترین قیمت کیا جاسکتا ہے۔

کیا امریکہ میں مسلمان عورتوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کے معاملے میں کوئی خاص دشواری پیش آتی ہے؟

امریکی مسلمانوں کو بھی وہی حقوق و معاملات حاصل ہیں جو سماج کے کسی اور قوم کو سن زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس سماج میں امریکی مسلم خواتین کو زبردست اختیارات کا احساس ہے۔ میں اسی ہزاروں خواتین کو جانتا ہوں جو کافی یا اسکوں جاتے ووٹ کے چوب پہنچ کر کی ہیں، جو کام پر جاتے ہوئے چاپ پہنچا پسند کرتی ہیں۔ خود میری بیوی ایک میڈیا یا اکٹر ہے اور ۱۹۸۲ سے اس پیشے میں ہے۔ اس کو ایک گورنمنٹ ہونے کی وجہ سے یا مسلمان گورنمنٹ ہونے کی وجہ سے بھی کسی انتخاب کا سامنا نہیں ہوا۔

چونکہ ایک کاگریں میں نے ایک مسلمان کو ڈپنی چیف آف اساف کے طور پر بھیں تو اس میں ملکن ہوگا۔ جیسے کہ اس وقت بند ترین سطح پر فیصلے کرنے کے مل پر ہم مسلمان برادری کا اثر دیکھ رہے ہیں۔

امریکی مسلمان آئندہ انتخاب پر کس طرح

اثر انداز ہو سکتے ہیں؟

ہاں لکل اسی طرح ہے امریکی سماج کا کوئی اور حلقو۔ ۲۰۰۸ کے صدارتی انتخاب میں مسلم امریکی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ صرف ووٹ دینے کے لئے باہر نکل کر۔ سب سے اہم کام جو کوئی شخص کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر ووٹ دینے کا اختیار رکھتا ہے اور بحث و نظر کا اندراج ہے تو ووگ و والے دن باہر آئے اور اپنا ووٹ ڈالے۔ اگر لوگ یہی تحدیاں ووٹ دیں تو بہتر ہی کسی عمدہ کے لئے انتخاب کا بہترین قیمت کیا جاسکتا ہے۔

امریکی مسلمان کس طرح کا کردار ادا کر سکتے ہیں جس سے صدارتی انتخاب سے قبل ایمڈیاواروں کو کوئی مدد نہیں

چیزاں کے میں کہ چاہوں دو لوگوں سیاسی پارٹیوں نے مسلمانوں سے بہت کافی رابطہ قائم کیے ہیں۔ ہر ایک ایشیانی میں، مسلمانوں سے بہت کافی رابطہ قائم کیے ہیں۔ ہر ایک ایشیانی میں، ہر ڈرامہ میں۔ کیونکہ امریکی مسلمانوں کی کافی بڑی تعداد ہے اور میں نے دیکھا ہے جیسے کہ یورپ میں، وہ ایکنی ہم میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ابھی حال میں ہم نے ایک کاگریں میں (میر پارٹی) کے انتخاب میں مدد کی۔ اس نے ایک مسلم لڑکی کو اپنا موصلیتی وزیر کیٹر مقرر کیا ہے۔ اور

مثال کے طور پر اگر آپ امریکی انتخابات میں ووٹ ڈالنے والوں کی تعداد تھوڑا کوئی بھیں تو وہ بہت کم ہے۔ رہائشی انتخابات میں بھی جس سے لوگوں کو دوسرے انتخابات سے زیادہ رخصی ہوتی ہے ملک سے ۵۰ فیصد لوگ ووٹ ڈالنے چاہتے ہیں۔ حتیٰ انتخابات میں ووٹ ڈالنے والوں کی تعداد میں فہرست بھی نہیں ہوتی۔ چنانچہ امریکی مسلم آبادی بھی دوسرے یا لوگوں کی طرح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلم دوسروں کو باہر آ کر ووٹ ڈالنے پر آمادہ کرنا ہمارے لئے بہت مشکل ہتا ہے۔ لیکن مسلم آبادی کو یہ بھاگانے کی گئی ہے کہ سیاسی اختیارات کا ہونا دوسرے سارے میدانوں میں کامیابی کی گئی ہے۔

امریکی سیاستدان ایسے کیا اقدامات کرو رہے ہیں کہ زیادہ بڑے پیمانے پر سیاسی عوامل میں حصہ لینے پر مسلمانوں کی حوصلہ افزائی ہو؟ گذشتہ چہرہ رسول کے دوران میں نے محضوں کیا کروڑوں سیاسی پارٹیاں مسلم کیوں سے رابطہ برقرار کی کوششیں کر رہی ہیں تاکہ انہیں پارٹی کی سیاست میں شریک کر سکیں۔ چنانچہ ذہن کرہت امریکی مسلمانوں سے مل کر انہیں یہی کریک پارٹی میں شریک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور پہلیں بھی ایسا ہی کر رہے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلم آبادی بڑھ رہی ہے۔

قیاس ہے کہ امریکہ میں مسلمانوں کی آبادی ۱۸۰ لاکھ سے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ تک ہو گی۔ یہ اعلیٰ تعلیم پا تھے برادری ہے اور مالی اقتدار سے بھی بہت مغلum ہے۔

امریکی سیاست میں آپ کو مسلمانوں کا مستقبل کیسا نظر آتا ہے؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ امریکہ میں کسی مسلمان کے صدر ہونے کا مکان ہے؟ کیا آپ کے میں یقیناً ایسا صدر ہو گا جس کا حق